REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل
ربوہ

یوم چہارشنبہ
فی پرچہ ۱۲ ؍

جلد ۴۷/۱۲ | ۳۱ فتح ۱۳۳۷ ھش | ۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۳۰۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں مصروفیات

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ باوجود علالت اور کمزوری کے ازحد مصروف رہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے احباب جماعت کو کئی رنگ میں حضور کے فیوض سے متمتع ہونے کی توفیق بخشی۔ الحمد للہ

جلسہ کے پہلے دن (۲۶ دسمبر) کو حضور اقدس نے روح پرور تقریر اور اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ پھر حضور نماز جمعہ پڑھانے کے لئے بھی جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ اور پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ ۲۷، ۲۸ دسمبر کو بھی

(باقی صفحہ ۸ پر)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں قریباً ایک لاکھ فرزندانِ احمدیت کا فقید المثال اجتماع

ربوہ کی مقدس سرزمین میں آسمانی بشارتوں کے تحت رجوعِ خلائق کا ایمان افروز نظارہ

ربوہ ۳۰ دسمبر۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کا سڑسٹھواں جلسہ سالانہ حسب معمول ۲۶ دسمبر سے ۲۸ دسمبر تک جاری رہ کر خیر و خوبی اور نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ یہ جلسہ اس لحاظ سے خدائی تائید و نصرت اور آسمانی بشارتوں کے ظہور کا ایک عظیم الشان نشان تھا کہ اس میں حالیہ غیر معمولی بارشوں اور شدید سردی کے باوجود قریباً ایک لاکھ فرزندانِ احمدیت اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ربوہ کی مقدس سرزمین میں جمع ہوئے اور ایک دفعہ پھر یا تون من کل فج عمیق کے تحت رجوع خلائق کا ایمان افروز نظارہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ پھر اس لحاظ سے بھی یہ جلسہ ایک خاص شان کا حامل تھا۔ کہ اس میں اطراف و جوانب عالم میں پھیلی ہوئی مختلف قوموں اور نسلوں و متفرق آبادیوں کے نمائندے بھی ایک خاصی تعداد میں شریک تھے چنانچہ پاکستان کے طول و عرض سے آئے احباب کے علاوہ انگلستان، جرمنی، ہالینڈ، امریکہ، چین، فلپائن، انڈونیشیا، مشرقی افریقہ، مغربی افریقہ، ماریشس، سمالی لینڈ، عدن اور کویت کے باشندوں اور وہاں سے آئے ہوئے احمدی احباب کو بھی اس بابرکت اجتماع میں جس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی اور انہیں بھی روحانی خزائن اور آسمانی افضال و برکات سے اپنے دامن بھرنے اور ان سے غیر معمولی طور پر متمتع ہونے کے مواقع میسر آئے جلسہ سالانہ کے بابرکت اجتماع میں ہزاروں میل سے آئے ہوئے ان فرزندانِ احمدیت کی موجودگی اس آسمانی وعدے کے ظہور کی ابتدائی جھلک کا رنگ لئے ہوئے تھی۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس مقدس جلسہ کے لئے اور بہت سی قومیں تیار کی ہیں۔ جو بالآخر اس میں آملیں گی۔

اس میں کالے اور گورے، زرد اور گندم گوں الوضع ہر قوم اور ہر نسل کے لوگ موجود تھے۔ اور اپنی موجودگی سے تو ادھم یا تینک سعیا کی عملی تفسیر کا ایمان افروز نظارہ پیش کر رہے تھے۔ بیرونی ممالک سے آنے والے ان احباب میں سے سب سے زیادہ تعداد مشرقی افریقہ کے احباب کی تھی۔ مشرقی افریقہ کے ان کثیر التعداد طلباء کے علاوہ جو آجکل ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں امسال ۴۵ کے قریب مرد عورتیں اور بچے مشرقی افریقہ کے متعدد شہروں مثلاً ممباسہ، دارالسلام، نیروبی، ٹانگا، جنجہ، ٹبورا اور یوگنڈا وغیرہ سے خاص جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے ربوہ آئے۔ اور اس کی روحانی برکات سے بہرہ یاب ہوئے پھر جہاں ہالینڈ سے محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور جرمنی سے مبلغ اسلام مسٹر عبد الشکور کنزے تشریف لائے۔ وہاں جرمنی کے دو اور نوجوان بھی جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ پھر انگلستان اور امریکہ کی دو غیر مسلم خواتین جلسہ کی شہرت سنکر ان دنوں میں ربوہ آئیں۔ اور انہوں نے بڑی دلچسپی کے ساتھ جلسے کے متعدد اجلاسوں میں شرکت کی۔ اور جماعت احمدیہ اور اسکے مشن کے متعلق آگاہی حاصل کی۔ ان میں سے ایک ٹوکیو یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں، اسی طرح ماریشس سے وہاں کی جماعت کے جناب ہاشم خان مخدوم صاحب نے بھی جو حال ہی میں ربوہ آئے تھے جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اور انہوں نے ۲۷ دسمبر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر سے قبل جماعت احمدیہ ماریشس کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس میں جماعت کی طرف سے حضور کے ساتھ دلی وابستگی اور گہری محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے خدمت اسلام کے لئے ہر قربانی کرنے اور کرتے چلے جانے کا یقین دلایا۔ — جلسہ گاہ ہرچند کہ امسال گزشتہ سال کی نسبت زیادہ وسیع بنائی گئی تھی پھر بھی سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر کے دوران وہ ناکافی ثابت ہوتی رہی۔ اور بالخصوص حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ۲۸ دسمبر کی تقریر کے دوران تو ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو جلسہ گاہ کے باہر زمین پر بیٹھ کر حضور کی تقریر سننا پڑی۔ اس روز صرف مردانہ جلسہ گاہ میں ہی سامعین کی تعداد شعبہ مردم شماری

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ربوہ میں قائد اعظم کے یوم ولادت کی تقریب

مساجد میں اجتماعی دعائیں غرباء میں وسیع پیمانے پر کھانے کی تقسیم

ربوہ ۲۵ دسمبر (بروز جمعرات) ربوہ میں بانی پاکستان قائد اعظم مرحوم کا یوم ولادت نہایت اہتمام سے منایا گیا۔ اس روز نماز فجر کے وقت ربوہ کی تمام مساجد میں استحکام پاکستان کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ وسیع پیمانے پر غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔ اور رات کو چراغاں کیا گیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تازہ کلام

مورخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۸ء کو جلسہ سالانہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر سے قبل مکرم جناب ثاقب صاحب زیروی نے حضور ایدہ اللہ کی حسب ذیل تازہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی :-

ہوئی طے آدمؑ و حوّا کی منزل اُنس و قربت سے
مگر ابلیس اندھا تھا کہ چمٹا حق کی لعنت سے

خدا کا قرب پائے گا نہ راحت سے نہ غفلت سے
یہ درجہ گر ملے گا تو فقط ایثار و محنت سے

الٰہی تو بچالے سب مسلمانوں کو ذلّت سے
کہ جو کچھ کر رہے ہیں کر رہے ہیں وہ جہالت سے

عزیزو! دل رہیں آباد بس اس کی محبت سے
بنو زاہد۔ کرو اُلفت نہ ہرگز مال و دولت سے

خدا سے پیار کر دل سے۔ اگر رہنا ہو عزت سے
کہ ابراہیمؑ کی عزت تھی سب مولا کی خُلّت سے

اگر رہنا ہو راحت سے تو رہ کامل قناعت سے
کبھی بھی تر نہ ہو تیری زباں حرفِ شکایت سے

تعلّق کوئی بھی رکھنا نہ تم بُغض و عداوت سے
کہ مومن کو ترقی ملتی ہے مہر و محبّت سے

تری یہ عاجزی بالا ہے سب دُنیا کی عزّت سے
تجھے کیا کام ہے دُنیا کی رفعت اور شوکت سے

ترا دشمن بڑائی چاہتا ہے گر شرارت سے
تو اس کا توڑ دے مُنہ تو محبت سے مروّت سے

ملا ہے علم سے مجھ کو۔ نہ کچھ اپنی لیاقت سے
ملا ہے مجھ کو جو کچھ بھی سو مولا کی عنایت سے

بسر کر عمر تو اپنا نہ سو سو کر۔ نہ غفلت سے
کہ ملتی ہے ہر اک عزت اطاعت سے عبادت سے

گئی ابلیس کی تدبیر ضائع سب بفضل اللہ
ملی ہے آدمؑ و حوّا کو جنت حق کی رحمت سے

کلیم اللہ کے پیرو بنے ہیں پیروِ شیطاں
دکھایا سامری نے کیا تماشا اپنی لعبت سے

جنھوں نے پائی ہے اللہ کی کوئی شریعت بھی
انہیں تو ٹھیک کر سکتا نہیں پر حق و حکمت سے

مرے ہاتھوں تو پیدا ہوگئی ہیں الجھنیں لاکھوں
جو سُلجھیں گی تو سُلجھیں گی ترے دستِ مروّت سے

مرا سردارِ کوثر بانٹنے بیٹھا ہے جب پانی
تو دل میں خیال تک مت لا کہ وہ بانٹے گا خسّت سے

مسیحا کے لئے لکھا ہے وہ شیطاں کو مارے گا
نہ مارے گا وہ آہن سے کریگا قتل حُجت سے

مری بخشش تو وابستہ ہے تیری چشم پوشی سے
الٰہی رحم کر مجھ پہ مرا جاتا ہوں خفّت سے

مجھے تو اے خُدا دُنیا میں ہی تو بخش دے جنّت
تسلّی پا نہیں سکتا۔ قیامت کی زیارت سے

ترے در کے سوا دیکھوں نہ دروازہ کسی گھر کا
کبھی مت کھینچیو ہاتھ اپنا تُو میری کفالت سے

نہ بھول اے ابنِ آدم اپنے دادا کی حکایت کو
نکالا تھا اُسے ابلیس نے دھوکہ سے جنّت سے

خدا سے بڑھ کے تم کو چاہنے والا نہیں کوئی
کسی کا پیار بڑھ سکتا نہیں ہے اسکی چاہت سے

کرو دجّال کو تم سرنگوں اطرافِ عالم میں
کہ ہے لبریز دل اُس کا محمدؐ کی عداوت سے

کبھی مغرب کی باتوں میں نہ آنا اے مرے پیارو
نہیں کوئی ثقافت بڑھ کے اسلامی ثقافت سے

یہ ظاہر میں غلامی ہے مگر باطن میں آزادی
نہ ہونا منحرف ہرگز محمدؐ کی حکومت سے

کہا تھا طُور پر موسیٰؑ کو اُس نے "لن ترانی"۔ پر
محمدؐ پر ہوا جلوہ تدلّٰی کا عنایت سے

ترے دشمن تو سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ جائیں گے
نہ ڈر ان سے۔ کھڑا ہو سامنے تو اُن کی جرأت سے

ہے کرنا زیر شیطاں کا بہت مُشکل مگر سمجھو
کہ حل ہوتی ہے یہ مشکل دُعاؤں کی اجابت سے

خدایا دُور کر دے ساری بدیاں تُو مرے دل سے
ہوا برباد ہے میرا سکوں عقبےٰ کی دہشت سے

کی بجائے یہ تھا کہ
مضمحل ہو جائیں گی اس خوف سے سب طاقتیں
"طاقتیں" کی جگہ "جن وانس" کے الفاظ لائے اور اسی بناء پر "ہو جائیں گی" کی بجائے "ہو جائیں گے" کے الفاظ کی تبدیلی دراصل اس وقت خواجہ کمال الدین صاحب کے کہنے پر عمل میں لائی گئی تھی۔ اس کی تفصیل کسی قدر یوں ہے کہ براہین احمدیہ حصہ پنجم جب طبع ہو رہی تھی۔ تو خواجہ کمال الدین صاحب نے اس نظم کا پروف دیکھا اور اصل مصرعہ میں لفظ "طاقتیں" کی وجہ سے بہت گھبرائے اور اسی عالم میں حضورؑ کی خدمت میں پہنچے۔ اور کہنے لگے کہ "طاقت" سے مراد تو حکومت ہوتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں کوئی کیس چل جائے۔ اور اپنے اس موقف پر بہت زور اور اصرار سے کام لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب ان کی اس درجہ گھبراہٹ اور اصرار کو دیکھا۔ تو قدرے توقف سے فرمایا:۔

"اچھا ہم ایسا لفظ رکھ دیتے ہیں جس سے ہمارا مطلب بھی ادا ہو جائے۔ اور لفظ "طاقتیں" بھی بدل جائے"!

چنانچہ اس پر حضورؑ نے "سب طاقتیں" کی جگہ "سب جن وانس" کے الفاظ رکھے اور پھر نئی کتابت کروا کر نئی کاپی طبع کروائی گئی۔ ورنہ پہلی "سب طاقتیں" کے الفاظ تھے اور جو پہلی بار طبع ہوا تھا۔ اس کا ایک نسخہ اس وقت بھی میرے پاس موجود ہے۔

(باقی)

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں حضرت اقدس کی مصروفیات

(بقیہ صفحہ اوّل)

حضور نے پروگرام کے مطابق تقریریں فرمائیں اس کے علاوہ جلسے کے ایام میں صبح و شام حضور نے جماعتوں کو جو ہزاروں افراد پر مشتمل ہوتی ہیں ملاقات کا شرف بھی عطا فرمایا۔ نماز پڑھانے کے لئے مسجد میں تشریف لاتے رہے اور بعض نکاحوں کا بھی اعلان فرمایا۔

احباب تاکید دعا بھی التزاماً دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیں حضور کے فیوض سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ذکر حبیبؑ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ کی تقریر بر موقع جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۵ء کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ نے مندرجہ بالا عنوان پر جو تقریر فرمائی۔ وہ افادہ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ
اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ رب العٰلمین ۝ الرحمٰن الرحیم ۝ مالک یوم الدین ۝ ایاک نعبد و ایاک نستعین ۝ اھدنا الصراط المستقیم ۝ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین ۝ آمین

گذشتہ دو سالوں سے جلسہ سالانہ کے پروگرام میں مجھے ذکر حبیبؑ کے عنوان پر تقریر کرنے کا موقع مل رہا ہے میں اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے میری عام خرابی صحت اور ناسازی حالات کے باوجود محض اپنے فضل سے گزشتہ دو سالوں میں مجھے یہ توفیق دی۔ اور اب پھر تیسری بار اس کا موقعہ پیدا فرما دیا ہے۔ کہ میں اسی عنوان پر دوستوں سے خطاب کر رہا ہوں۔

میں آغاز تقریر میں ہی دوستوں سے اس دفعہ بھی اس فرض کی بہتر اور احسن ادائیگی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ مجھے اس کی صحیح توفیق دے۔ اور میرے الفاظ اور بیان میں ایسی تاثیر پیدا فرمائے جو دوستوں کے دلوں میں ایک نیک اور پاک تبدیلی کا موجب بن سکے۔

ذکر حبیبؑ کا عنوان حقیقتاً ایک بڑا اہم اور مقدس عنوان ہے۔ جس سے ہمیں محض علمی اور دینی لگاؤ ہی نہیں بلکہ ایک گہرا جذباتی تعلق بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آج ہم میں موجود نہیں ہیں۔ لیکن کون دل ہے جس میں ان کی یاد آج اپنی پوری حلاوت اور پوری شدت کے ساتھ موجود نہیں ہوگی۔ اور جو آج ہمیں مجبور نہ کر رہی ہو کہ ہم اپنے محسن و مشفق کا ذکر بھی ایسے رنگ میں کریں جو ہماری اپنی روحوں کی غذا کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کے لئے بھی دعوت ایمان کا باعث بن سکے جو حضور کی قائم کردہ جماعت کے شیرازہ میں ابھی تک منسلک نہیں۔

آج کی اس تقریر میں میری کوشش ہوگی کہ میں ان روایات کو دہرائے بغیر جو گذشتہ دو سالوں میں میں دوستوں کے سامنے پیش کر چکا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر پاک کے ضمن میں چند مزید نئی باتیں کہہ سکوں۔ لیکن یہ واقعہ ہے۔ کہ جہاں میں ان کے انتخاب اور بیان میں محض اپنے ذوق سے کام لوں گا۔ وہاں دوست بھی اپنے اپنے ذوق کے مطابق ہی اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ لہٰذا دوستوں کا فرض ہے کہ وہ ان عام سادہ سادہ باتوں کو بھی پوری توجہ سے سنیں اور ان سے صحیح روحانی اور علمی فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

گزشتہ سے پیوستہ سال میری اس تقریر کا رنگ زیادہ تر تبلیغی تھا۔ دوسرے سال میں نے جماعت اور افراد کی تربیت کے نقطۂ نگاہ سے ان روایات کو بیان کرنے کی کوشش کی تھی جو تربیت سے ہی زیادہ تر تعلق رکھتی تھیں۔ گویا دوسرے سال کی تقریر تربیتی تھی۔ لیکن اس سال جن روایات کو میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں یہ رنگ تو دونو قائم ہیں۔ لیکن ضروری امتیاز اور خصوصیت کے خیال سے میں نے یہ امر بھی ملحوظ رکھا ہے کہ ان روایات سے کچھ تاریخی اور واقعاتی پہلو بھی سامنے آ جائیں۔ گویا اس سال کی تقریر تبلیغی بھی ہوگی۔ تربیتی بھی ہوگی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں تاریخی اور واقعاتی رنگ قائم رکھنے کی بھی کوشش کروں گا۔ وباللہ التوفیق۔

اس سلسلہ میں جو پہلی روایت دوستوں کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک شعر سے متعلق ہے۔ حضور کی ۵۰۰ اشعار کی ایک مشہور طویل نظم ہے جس کا پہلا شعر ہے ؎

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

یہ نظم براہین احمدیہ حصہ پنجم میں شائع ہوئی تھی۔ اس نظم کا ایک شعر کتابوں میں یوں موجود ہے ؎

مضمحل ہو جائیں گے۔ اس خوف سے سب جن وانس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

لیکن درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ شعر پہلے یوں نہیں لکھا تھا۔ بلکہ اس شعر کا پہلا مصرعہ
؏ مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن وانس

درویشان قادیان کی طرف سے سلام
اور
دُعا کا پیغام

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

قادیان سے مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلےٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے تار آئی ہے۔ جس میں انہوں نے ان درویشوں کی طرف سے جو جلسہ ربوہ میں شریک نہیں ہو سکیں گے محبت بھرا سلام بھجوایا ہے۔ اور خاص دعا کی درخواست ہے۔ اور ان خوش قسمت احباب کو مبارکباد دی ہے جو جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۴/۱۲/۵۵

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

کے اعداد شمار کے مطابق ۷۲ ہزار سے اوپر تھی مستورات کی تعداد کو ملا کر جو اس سال گذشتہ سال کی تعداد سے کہیں زیادہ تھی قریباً ایک لاکھ انسانوں نے حضور ایدہ اللہ کے پرمعارف ارشادات سننے اور عجب کیف و سرور کے عالم میں ان سے بہرہ اندوز ہونے کی سعادت حاصل کی فالحمد للہ علیٰ ذالک (باقی)

گمشدہ بستر: مورخہ ۲۵؍۱۲؍۵۸ کو آٹھ بجے پنڈی والی سپیشل ٹرین سے بستر اتار کر پلیٹ فارم پر رکھ کر خاکسار مستورات کے ڈبہ کی طرف گیا (۴) نیلا اسپی پر بستر گم پایا۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیکر مشکور فرمائیں

قاضی محمد نذیر معرفت امیر جماعت احمدیہ۔ راولپنڈی